37653- نصرانی عورت روزے رکھنا چاہتی ہے

سوال

میں ایک نصرانی عورت ہوں لیکن مجھے افسوس ہے کہ میں اپنے دین پر ایمان نہیں رکھتی، میرا اللہ تعالی اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان ہے میں روزے رکھنا چاہتی ہوں، لیکن میں ابھی تک نصرانیت پر قائم ہوں تو کیا اس حالت میں روزے رکھنا ممکن ہے ؟
مجھے علم نہیں کہ کس طرح مسلمان ہوا جاتا ہے میں دل میں تو اسلام کا شعور رکھتی ہوں لیکن میرے خیال میں یہ کافی نہیں ؟

پسندیدہ جواب

ہم اللہ تعالی سے دعا گوہیں کہ وہ آپ کا سینہ اسلام کے لیے کھول دے اور شرح صدر فرمادے ۔

اے عقل ودانش رکھنے والی :

اسلام میں داخل ہوئے بغیر آپ کا روزہ رکھنا آپ کو کچھ فائدہ نہیں دے گا بلکہ اس سے صرف آپ بھوک وپیاس ہی برداشت کریں گی، کیونکہ اللہ تعالی کوئی بھی عبادت اس وقت تک قبول نہیں فرماتا جب تک کہ وہ صحیح اعتقاد اور دین سلیم پر مبنی نہ ہو۔

آپ کے لیے سب سے اہم چیز یہ ہے کہ آپ ابتدا ہی صحیح اقدام سے کریں اس سے اہم کوئی اور چیز نہیں، آپ اس راستہ کی طرف آتے ہوئے اسلام میں داخل ہوجائیں ۔

اور پھر اسلام میں داخل ہونا آپ کے لیے کوئی مشکل معاملہ تو نہیں، بلکہ یہ تو بہت ہی آسان ہے آپ صرف اس کے لیے کلمہ شھادت پڑھتے ہوئے یہ گواہی دیں کہ (اشھدان لاالہ اللہ واشھدان محمدا رسول اللہ) میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ تعالی کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کے نبی ورسول ہیں ۔

آپ کے دل میں قبول اسلام کا شعور پایا جانا خیر وبھلائی کی علامت ہے، اس لیے اب آپ آخری قدم اٹھاتے ہوئے ایسا پختہ اور سلیم (قبول اسلام کا) فیصلہ کریں جس میں آپ کی دنیا وآخرت کی سعادت پنہاں ہے ۔

جیسا کہ آپ نے سوال میں ذکر کیا ہے کہ آپ اپنے دین پر ایمان نہیں رکھتیں، تو پھر آپ ہی بتائیں کہ اگر انسان کا نہ تو کوئی دین ہو اور نہ ہی وہ کسی اخلاق اور ربانی نظام پر اپنی زندگی میں عمل پیرا ہو تو اس زندگی کی کیا قدر قیمت اور اہمیت ہوگی ؟

کیا آپ یہ خیال کرتی ہیں کہ یہ زندگی صرف کھیل تماشہ اور لھو ولعب ہے. جس میں شھوات سے فائدہ مند ہوا جائے اور پھر یہ زندگی موت کے ساتھ ہی ختم ہوجائے گی ؟

نہیں ایسا کبھی نہیں ہوسکتا بلکہ موت کے بعد تو حساب وکتاب ہوگا اور پھر حساب وکتاب کے بعد جنت ملے گی یا پھر جہنم ۔

اس لیے آپ کو ایسے اعمال کرنے چاہییں جو آپ کی نجات کا سبب بنیں، آپ اس میں سستی سے کام نہ لیں اور دیر نہ کریں اور نہ ہی انتظار کا سوچیں کیونکہ عمر کی گاڑی چل رہی ہے، اور اس کا کسی کو بھی علم نہیں کہ یہ گاڑی کب اور کہاں کھڑی ہوجائے ۔

یہ گاڑی آخرت کے سب سے پہلے مرحلے کے علاوہ کہیں نہیں کھڑی ہوگی، جب عمر کی گاڑی کھڑی ہوگئی تو اس وقت کسی بھی قسم کی کوئی ندامت وافسوس کام نہیں آئے گا۔

انسان یہ تمنا اور خواہش کرے گا کہ کاش وہ اس دنیا میں واپس آئے تاکہ ایمان لا کر اعمال صالحہ کر سکے لیکن اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی ایک کو موت آنے لگتی ہے تو وہ کہتا ہے اے میرے پروردگار مجھے واپس لوٹا دے ، کہ میں اپنی چھوڑي ہوئی دنیا میں جا کر نیک اعمال کرلوں ، ہرگز ایسا نہیں ہوگا ، یہ تو صرف ایک قول ہے جس کا یہ قائل ہے ، ان کے دوبارہ جی اٹھنے کے دن تک تو ان کے پس پشت ایک حجاب ہے }.المؤمنون (99-100) ۔

اور ایک دوسرے مقام پر کچھ اس طرح فرمایا :

.{اور اگر آپ اس وقت دیکھیں جب کہ یہ دوزخ کے پاس کھڑے کیے جائیں گے تو کہیں گے ہائے کیا اچھی بات ہو کہ ہم پھر واپس بھیج دیے جائیں اور اگر ایسا ہوجائے تو ہم اپنے رب ی آیات کو جھوٹا نہ کہیں اور ہم ایمان والوں میں سے ہوجائیں }.الانعام (27) ۔

اور ایک مقام پر اللہ تعالی نے کچھ اس طرح فرمایا :

.{اور جو لوگ کافر ہیں ان کے لیے دوزخ کی آگ کا عذاب ہے نہ تو ان کی قضا ہی آئے گی کہ مرجائیں اور نہ ہی ان سے دوزخ کا عذاب کم کیا جائے گا ، ہم ہر کافر کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں ، اور وہ لوگ اس میں چلائیں گے کہ اے ہمارے پروردگار ! ہم کو نکال لے ہم اچھے کام کریں گے برخلاف ان کاموں کے جو کیا کرتے تھے (اللہ تعالی کہیں گے) کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہ دی تھی کہ جس کو سمجھنا ہوتا وہ سمجھ سکتا اور تمہارے پاس ڈرانے والا بھی پہنچا تھا ، سو مزہ چکھو کہ ایسے ظالموں کا کوئی مددگار نہیں }.فاطر (36-37) ۔

ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ آپ کو رشد وھدایت سے نوازے اور دین و دنیا کی بھلائی کے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے ۔

ان شاء اللہ تعالی ہم آپ کے سوالات کے جوابات دینے کے لیے مکمل طور پر تیار ہیں ۔

واللہ اعلم .